Al-Nasr ISSN (Online): 2958-9398

ISSN (Print): 2959-1015

https://alnasrjournal.com

Al-Nasr Volume 3, Issue 2 (April-June 2024)

رواج نامهٔ سوات میں موجود کار خانہ جات اور مز دوران کے متعلق والی سوات کے فرامین کا شرعی و تحقیقی جائزہ Industrial and Labour Laws at the Regime of Wali-e-Swat: A Critical and Jurisprudential Analysis from the Perspective of Islamic Law

Dr. Saifullah

Subject Specialist Islamic Studies, Government Higher Secondary School, Matta. Swat

Email: saifu6565@gmail.com

Dr. Lutfullah Saqib

Associate Professor (Law & Shariah), University of Swat, KP, Pakistan

Email: <u>lutsaqib@gmail.com</u>

Abstract

The rulers of colonies, in the Great Britain regime, tried to control their citizen through various techniques. Among these methods, the most important was to make such laws which are in line with the custom, religion, norms and culture of the concerned population. Wali Swat, a ruler of the rural area of Pakistan, adopted the same approach. While following this, he made such laws and issued such orders which were either based on *Sharī 'ah* (Islamic law) or in compliance to it. This approach, in fact, worked for him; as the people of region were the stern follower of *Sharī 'ah*. Following this tactic, the industrial and labour laws, at that time, were also made in line with the doctrines of Islamic law. The present research endeavour aims to look critically whether such laws were truly in line with the principles of Islamic law or that was a mere claim. Finding elucidates, with solid arguments, that majority of such laws were based on *Sharī 'ah*; however, some laws were either based on local



custom or based on conventional law. The content analysis technique, being the most important tool of qualitative research, had been used for the investigation of the issue under discussion. Being followed by the people of Swat, the laws of that time are critically analysed in the legal literature of the *Hanafi* School; but other schools also have been resorted whenever deem appropriate.

Keywords: Law, Islamic Law, Sharīʻah, Jurists, Hanafī School, Labour Laws, Industrial Laws, Wali Swat, Swat

تعارف

ابتداءے لے کر آخری پیغیبر حضرت محمد مُلَاثِیْزًا تک جتنے بھی پیغیبر ان خدااس دنیامیں تشریف لائے ہیں سب کادین اور مذہب اسلام ہی تھا۔ اس دین حق کے سوا کوئی بھی دین االلہ تعالیٰ کے ہاں پیندیدہ ہے اور نہ قابل قبول ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے کہ "إنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ الْدِسْلَامِ 1 "۔ بے شک دین الله تعالی کے نزدیک اسلام ہے۔ یہ آیت اس بات پر واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیندیدہ اور حق مذہب صرف دین اسلام ہی ہے۔ دین اسلام کے علاوہ کوئی بھی مذہب اللہ کے تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہے _اسى طرح دوسرى جبكه الله تعالى كاارشاد م كه "وَمَنْ يَبْتَغ غَيْرَ الْإسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ 2" ـ کہ جو بھی شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرے گا تو ًوہ ہر گز اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس آیت میں اس طرف اُشارہ ہے کہ جو حق اور سچ دین تھاوہ آپ مَنْکَالْیُوَمْ پر قر آن کریم کی صورت میں ایک ایسے پیغمبر پر نازل ہوا جو امی تھے۔ جس میں ہر قشم کی نشانیاں اور دلائل حقانیت کے موجو دہے اس کے باوجو دجو کوئی . شخص اب اس کو حیورٹر کر کوئی اور دین کا طلبگار ہو گا تووہ اس سے کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے۔ آپ مَلَّالِیُّا نِے دنیا کو ایک ایسا جامع ،ا کمل اور عالمگیر دین پیش کیا جو سر اسر ہدایت ہونے کے ساتھ ساتھ ہر شعبہ اور ہر میدان میں مکمل رہنما ہے۔ان شعبہ جات اور میدانوں میں اہم میدان معیشت کا بھی ہے۔کسی بھی ملک، ریاست کی ترقی اور کامیابی کے لیے معیشت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، دنیا کے کسی مذہب، دین اور نظر بے یا فلفے نے معیشت کو شریعت کی طرح اہمیت نہیں دی ہے۔ اسی بناپر دین اسلام نے اس کے لیے جو اصول اور قوانین وضع کئے ہیں اوراس کو جتنااخلاقیات اور معاشر تی اقدار کے ساتھ مربوط کیا ہے کسی اور مذہب اور فکر نے نہیں کیا۔اگر ان اصول پر عملدر آمد کرکے اس کو صحیح طور پر قانونی حیثیت دی گئی تو مسلمان گزشتہ ادوار کی طرح دنیا پر معاشی طور پر غالب ہوں گے۔

ان تمام تر اصولوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے کسی بھی ملک اور ریاست کی ترقی اور معاشی استحکام کے لیے بڑی بڑی فیکٹریاں، کارخانے اور کاروباری ادارے قائم کرنا بھی ضروری ہیں۔ جن میں اجتاعی طور سرمایہ کاری بھی ہواور ساتھ ساتھ شرعی اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے اخراجات اور آمدن کی تقسیم بھی ہوں۔ مکی معیشت کے استحکام کی اہمیت کو مد نظر رکھ کر دنیا کے تقریبا تمام ممالک اس تگ و دو میں ہیں کہ ملک میں زیادہ سے زیادہ معاثی ادارے قائم ہوں، جس کے لیے وہ ایسے قوانین وضع کرتے ہیں جو اس میدان میں کارآ مد ہونے کے ساتھ ساتھ معاثی خراہیوں اور فسادات کے لیے بیخ کی کا ذریعہ بنیں اور ملک کو معاثی ترقی کی طرف گامز ن بھی کریں ۔ ۔ اور جولوگ انفرادی یااجتماعی طور اس ترقی میں حائل ہوں ان سے اس طریقے سے نمٹا جائیں کہ وہ آئندہ کے لیے خود بھی اس فتیم کے جرائم کو مر تکب نہ بنیں اور دو سرے لوگوں کے لئے بھی قابل عبر سے بنیں ۔ سیر یعت اسلامیہ نے باقی تمام ندا ہب سے بڑھ کر مز دوروں کا ان کا جائز حق دلا یا اور ماضی کے تمام ادوار میں اس مظلوم طبقے کے بارے میں اسلامی تعلیمات نے مالکان کو اس بات کا پابند بنایا کہ ان بے سہار الوگوں کو حقیر مت سمجھا جائے ، اگر کوئی شخص ان سے مز دوری کے لیں تو گھر لوٹے سے پہلے ان کا حق دیا جائے ۔ مز دوروں سے سمجھا جائے ، اگر کوئی شخص ان سے مز دوری کی جائے ۔ ان پر اتنا ہو جھ ڈالا جائے جس میں ان کو پچھ نہ پچھ سہولت میسر ہو ۔ ان کے کھانے پینے کا خاص خیال رکھا جائے اور سب سے بڑھ کریہ کہ مناسب و دت کے لیے ان سے کام لیا جائے ۔ اگر و فت زیادہ لگ جائے تو اس میں با قاعدہ طور پر ان کو زیادہ اجرت اور مز دوری دی

مز دوروں کے حقوق اور ان کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں ایک حدیث قدسی ہے کہ "قَالَ اللهُ ثَلاَثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفِي مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اَجْرَهُ 3 ". ترجمه: الله تعالى نے ارشاد فرمايا ہے كه تين شخص ایسے ہیں جن کی طرف سے قیامت کے دن میں خود مدعی بنوں گاپہلا وہ شخص جس نے میر نے نام پر کسی سے عہد لیااور پھر اس کو توڑ دیا، دوسراوہ شخص جس نے کوئی آزاد شخص بچے دیااور اس کی رقم کھائی، تیسر اوہ شخص جس نے کسی مز دور کو مز دوری پر رکھا، اس سے مز دوری پوری لی لیکن اس کی مز دوری نہیں دی۔اس حدیث ا شریف میں سے مز دور کے بارے میں بیہ ہدایات ملتی ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی مز دور کواجرت پر رکھے تواس کو چاہئے کہ اس کی مز دوری بروفت اور پوری طرح ادا کرے اور اس میں ٹال مٹول سے کام نہ لے۔اور جس نے ائس میں ٹال مٹول سے کام لیایااس کی مز دوری پوری ادا نہیں کی تو قیامت کے دن اللہ تعالی خو د اس کا مدعی بن کر اس کے حق کامطالبہ کرنے گا۔اس طرح نبی کریم مَثَاثِیْاً نے ارشاد فرمایا ہے کہ " اَعْطُوا الْاَجِيْرَ حَقَّهُ قَبْلَ أَنْ يَّجِفَّ عِرْقُهُ 4 " ي كه مز دور كواس كاحق ديدواس سے يہلے كه اس كاپسينه خشك ، وجائے ـ اس حديث میں بھی نبی کریم مُٹاَلِّیْکِا نے مز دور کے حقوق کے بارے میں یہ ہدایت دی ہے کہ مز دور کواس کی مز دوری فوری طوریر دینی چاہئے۔ چونکہ مز دور اور مالک کے در میان ایک معاہدہ ہو تاہے، مز دورکی طرف سے کام کرنے کا جب کہ مالک کی طرف سے مز دوری دینے کا،اب چونکہ مز دور نے اپنے وعدہ پورا کرلیااس لیے اب مالک کے ذہے ہے کہ وہ اپنے وعدہ کا ایفا کرتے ہوئے اس کی مز دوری بروقت ادا کرے اور اس میں تاخیر کے لیے حیلے نہ بنائے۔ یمی وجہ ہے کہ والٹی سوات نے اپنی ریاست کی عوام کی خاطر اس قسم کے فرامین جاری کئے تھے جن میں ایک طرف مز دوران کے حقوق کا خیال رکھا گیاہے جب کہ دوسری جانب کارخانہ جات اور فیکٹریوں کے بارے میں ایسی ہدایات موجو دہیں جوریاست کی ترقی کی ضامن تھیں۔ ان میں سے پانچ فرامین یہاں قلمبند کیے جاتے ہیں

تھم نامہ: 551 سوات میں کارخانے لگانے کی شرائط

آ 'ندہ کے لیے کسی شخص یا نمپنی کوریاست ِسوات میں کسی فیکٹری یا کار خانہ لگانے کی تب تک اجازت نہیں ہو گی جب تک وہ مندر جہ ذیل شر ائط کو یورانہ کر دے۔

- 1. درخواست کنندہ کو پانچ ہز ار روپے سے دس ہز ار روپے تک (بہ لحاظ تعداد کھڈیاں وغیرہ) ریاست کے خزانہ میں جمع کرانے ہوں گے ۔ یہ جمع شدہ رقم فیکٹری یا کارخانہ کے مکمل طور پر چالو ہونے کے بعد درخواست کنندہ کوواپس کر دی جائے گی۔
- 2. تمام درخواست کنندگان کے لیے لازم ہوگا کہ وہ اپنی درخواست کے ساتھ بینک سے اپنی مالی حالت کاسر ٹیفکیٹ شامل کریں۔ اس سر ٹیفکیٹ میں اس رقم کا اظہار ضروری ہوگا جو کہ ایک درخواست کنندہ فیکٹری میں لگاسکتا ہے۔
- 3. تمام درخواست کنند کان کو ایک اور سرٹیفکیٹ ڈائر کیٹر آف انڈسٹریز مغربی پاکستان سے حاصل کر کے درخواست کنندہ درخواست کے ساتھ منسلک کرناہو گا۔ اس سرٹیفکیٹ میں اس بات کی وضاحت ہوگی کہ درخواست کنندہ فی الواقع اس کام سے نہ صرف تعلق رکھتا ہے بلکہ اس میں خاطر خواہ تجربہ رکھتا ہے جس کا وہ کارخانہ لگانا حابتا ہے۔

(نوٹ) تمام ان درخواست کنندگان کو جنہیں چھ ماہ پہلے کارخانہ لگانے کی اجازت دی گئی تھی اور جنہوں نے ابھی تک اس بارے میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا یعنی نہ وہ ابھی تک کوئی کھڈیاں وغیرہ ریاست میں لائے ہیں اور نہ ہی فیکٹری لگانے کے لیے کوئی زمین خریدی یا کر ایہ پرلی ہے۔ انہیں دوماہ کا نوٹس دیاجا تاہے کہ وہ مناسب کارگزاری دکھائیں۔ بہ صورت دیگران کا اجازت نامہ خو دبہ خود منسوخ تصور ہوگا۔ 5

دستخط حكمر ان رياست سوات

شرعي جائزه

اس تھم نامہ میں والئی سوات کی جانب سے کسی کارخانہ یا فیکٹری لگانے کے لیے تین شر ائط لگائی گئیں ہیں۔ پہلی شرط میہ ہے کہ در خواست کرنے والے کے ذمہ میہ بات لازم ہے کہ وہ یا نجے ہز ار روپیہ سے لے کر دس ہز ار روپیہ تک حکومت کے خزانے میں جمع کرے گا، جواس کو کارخانے یا کمپنی کھلنے کے بعد ملیں گے۔ بیر قم بہ طور ضانت اس مالک سے لے جاتی ہے اور اس قسم کے مال لینے کے بارے میں تھم نامہ نمبر 549 میں میہ تھم ذکر کیا جاچکا ہے جس کا خلاصہ رہے کہ اس صورت میں دوخر ابیاں پائی جاتی ہیں۔ پہلی خرابی میہ کہ ضانت اس حق کی لی

گئے ہے جو کہ ابھی تک اس کے ذمے لازم نہیں ہواہے۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ یہاں بہ طور ضانت رقم دی گئ ہے، حالانکہ ضانت کسی شخص کی ہوتی ہے، رقم کی نہیں۔اس لیے اس قسم کی ضانت کے جواز کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ پس بیہ حکم صحیح نہیں ہے۔

اس تھم نامہ میں دوسرا تھم ہیہ ہے کہ تمام درخواست دینے والے اپنی درخواست کے ساتھ اپنی مالی حالت کا سرٹیفکیٹ لگائے جس میں فیکٹری میں لگنے والی رقم کی موجو دگی کا اظہار ہو۔ چونکہ اس تھم کا تعلق انتظامی امور کے ساتھ ہے اور یہاں صرف اس کی موجو دگی کا اظہار ضروری قرار دیا گیاہے۔ جس میں ایساکوئی مطالبہ نہیں ہے جو نثر یعت کے خلاف ہواس لیے یہ تھم صحیح ہے۔

اس کھم نامہ کے آخر میں نوٹ میں جو تھم دیا گیا ہے کہ جس شخص کو کسی کارخانہ یا فیکٹری بنانے کی قانونی اجازت مل گئی ہے اس کو دوماہ کی مہلت دی جاتی ہے۔ اگر اس نے اس پر عملدر آمد نہیں کیا تواس صورت میں اس کا اجازت نامہ منسوخ ہوگا۔ یہ تھم بھی انظامی امور کے ساتھ متعلق ہے جن کے بارے میں یہ تفصیل گزر چی ہے کہ جب تک تھم ان اس میں خلاف شریعت تھم نہ دے ، اس کی اطاعت لازم ہوتی ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی ناجائز ہے۔ اس لیے یہ تھم بھی صحیح ہے۔ لہذا والئی سوات کا یہ تھم نامہ صحیح اور شریعت کے موافق ہے۔ تمم نامہ تھے اور شریعت کے موافق ہے۔ ایک مناح سوات کا یہ تھم نامہ تھے اور شریعت کے موافق ہے۔ اور کی مار کی مناح سوات کا یہ کی مناح سوات کا یہ کی مناح سوات کا یہ کھم نامہ کے اندر ساتھ نہیں لا سکتا۔ (چا تو، پہتول و غیرہ)

روائ نامہُ سوات میں موجو د کار خانہ جات اور مز دوران کے متعلق والی سوات کے فرامین کاشر عی و تحقیقی جائزہ

- 2. کوئی بھی ملازم یا کاریگر بلاکسی وجہ اپنی مشین چھوڑ کر دوسری جگہ نہیں جاسکتا۔
- 3. کوئی بھی ملازم یاکاریگر کسی بھی قشم کے شاگر دکو کام پر نہیں لگا سکتا جب تک وہ مل کے مالک یا منیجر سے احازت نہ حاصل کرے۔
- 4. کونکی ملازم یا کاریگر به غیر منیجر کی اجازت کے فیکٹری سے باہر نہیں جاسکتا۔ به وقت ضرورت وہ گیٹ پاس لے کر باہر جاسکتا ہے۔
- 5. تمام ملاز مین و کاریگر ان منیجر یا ملز کے مقرر کردہ سٹاف کے حکم (جو ملز سے متعلق ہوں) کی تعمیل کریں گے۔ گے۔ یہ صورت خلاف ورزی مستوجب سزایہ صورت جرمانہ ہوں گے۔
- 6. (۱) ملازم یا کاریگر شکایت کے لیے مالک یا منیجر کے پاس اکیلا جاسکتا ہے۔ اجتماعی صورت میں احتجاج کرنا خلاف قانون تصور ہو گا۔
 - (ب) اب مز دوروں کو اپنے مطالبات اپنے نما ئندوں کی وساطت پیش کرنے کاحق حاصل ہے۔
- 7. فیکٹری مشینری کے نقص نجلی فیل ہونے یا میٹریل کے نہ ہونے کی صورت میں یادیگر ناگزیر حالات کی وجہ سے مجموعی طور پر اگر بند ہو جائے تو ان کاریگر وں کا کام جو ٹھیکے یا گزانے پر کام کرتے ہوں بند ہو گا اور ماہ وار تنخواہ پانے والے ملاز موں کو ایک ہفتہ کی تنخواہ دی جائے گی۔ ملز کے ایک ہفتہ سے زیادہ بند ہونے کی صورت میں ملاز مین مالک ملز سے تنخواہ ما نگنے کے حق دار نہیں ہوں گے اور ان ملاز موں پر کہیں دوسری حجکہ کام ڈھونڈنے کی ممانعت نہ ہوگی۔ اگر مالک ملز با قاعدہ ماہ وار تنخواہ دے تو ملاز مین کہیں اور جگہ نہیں جاسکتے۔ اس د فعہ کا اطلاق چو کیداروں ، کلر کوں اور چیڑ اسیوں پر نہیں ہوگا۔
- 8. تمام ملازموں اور کاریگروں کی تنخواہ کیم سے لے کرپانچ تاریخ تک مالک ملز ہر صورت میں ادا کرے گاور نہ دس فیصدی زیادہ تنخواہ تاخیر کی صورت میں دے گا۔
- 9. جو بھی ملازم یاکاریگر ملز میں کام کرتے ہوئے زخمی ہوجائے تواس کے علاج معالجہ کے تمام اخراجات مالک ملز بر داشت کرے گا۔
 - 10. ملز کے او قات کار صرف آٹھ گھنٹے ہوں گے۔وقفہ خورد ونوش ایک گھنٹہ ہو گا۔
 - 11. ہر ملازم اور کاریگر کے لیے مالک ملز ڈیوٹی کار ڈبنائے گاجس میں اس کی کا کر دگی کا اندراج ہو گا۔
 - 12. ہر ملازم اور کاریگر کواینے نیک حال چلن کی ضانت دینی ہو گی ،اگر مالک ملز طلب کرے۔
- 13. جو بھی ملازم یاکاریگر امن عامه یااخلاق حدود توڑنے کا آلہ بنا، وہ مستوجب سزاہو گا۔ سزا کی نوعیت حکومتِ عالیہ مقرر کرے گی اور ان کو تا فیصلہ معطل کیا جاسکتاہے۔
- 14. جو بھی ملازم یاکاریگرکسی بھی قشم کی تحریک ملز کے آندر پیدا کرنے کی کوشش کرے تواس ملازم کواس ماہ کی تنخواہ اور کاریگر کو اجرت کار نہیں دی جائے گی۔ اس کے علاوہ حکومت عالیہ جو سز ااس قشم کے شریپند کے لیے مناسب سمجھے، دیے گی۔

15. ملاز مین اور کاریگروں کی تنخواہ میں خو دبر د اور منیجر کی بد سلو کی کا ذمہ دار مالک ہو گا۔

16. ہر ملازم اور کاریگر شفٹ بدلنے پر اپنی جوڑی دار کوچارج دے گا۔ اگر خدا ناخواستہ کسی شفٹ میں کوئی نقصان آجائے تووہ نقصان اسی شخص سے وصول کیا جائے گاجس کی لاپر واہی سے واقع ہوا ہو۔

17. اگر کوئی ملازم یا کاریگر اپنی مرضی سے کام چھوڑ ناچاہے تو پندرہ دن سے پہلے تحریری نوٹس دے گا۔ فوراً کام چھوڑنے کی صورت میں پندرہ دن کی تنخواہ مالک ملز کاٹ سکتا ہے۔

18.(۱) اگر کسی ملازم یا کاریگر کومالک ملز بر طرف کرنا چاہے تو ایک ماہ پہلے تحریری نوٹس دے گا۔ فوری بر طرفی کی صورت میں ایک ماہ کی تنخواہ ادا کرے گا۔

(ب)جون 1972ء میں مندرجہ ذیل ترمیم کی گئے ہے:

لیبر قوانین کے نافذ ہونے تک تخفیف کا طریقہ کارخی الامکان با قاعدہ لیبر قوانین کے مطابق ہونا چاہئے تا کہ مز دوروں کا استحصال نہ ہوسکے۔ تخفیف کا حکم تحریری طور پر ملاز مین کو دینا چاہئے۔ جس میں وجوہات بھی درج ہوں۔اس کے بعد مز دوراس کے خلاف ٹریبونل کو اپیل کر سکتا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ہوگا۔

1. ایڈیشنل دیٹی کمشنر

2. اسسٹنٹ ڈائریکٹرلیبر

3. ایک نمائندهٔ مز دوران

4. ایک نمائندهٔ کارخانه

(نوٹ)ليبر قوانين اب نافذ ہو ڪي ہيں۔

19. بغیر کسی اخلاقی جرم کے صرف ذاتی پر خاش پر کسی کاریگر یا ملازم کو ملاز مت سے سبکدوش نہیں کیا جا سکتا۔

20. ملاز مین اور کاریگر میں مقامی باشندوں کی اوسط بچاس فیصدی ہو گی۔ بہ شرط یہ کہ مقامی ملاز مین مل شکیں۔

21. جس ملازم یا کاریگر کو عارضی طور پر رکھا گیا، اس کی میعاد ایک ماہ ہو گی، اس میعاد میں اس کو یہ غیر نوٹس

بھی نکالا جاسکتا ہے لیکن وہ ملازم یاکاریگر بہ غیر نوٹس کے کام نہیں چپوڑ سکتا ہے۔ ایک ماہ بعد وہ مستقل ہو گا۔

22. جو ملازم یا کاریگر بہ غیر منظوری یا اطلاع کے مسلسل تنین دن غیر حاضر ی کرے ، اس کو مالک ملز بغیر کسی نوٹس کے بر طرف کر سکتا ہے یا جرمانہ کر سکتا ہے۔

23. کسی بھی کام کے دن بحل بند ہونے کی صورت میں مالک ملز اس دن کی جگہ اتوار کو فیکٹری چلا سکتا ہے۔

24. ملز کے مالکوں،ملاز موں اور کاریگروں کو کسی سیاسی تحریک میں حصہ لینے کی اجازت نہ ہو گی۔

25. اگر خدانه خواسته کسی مل میں کسی بھی ملازم یا کاریگر کو مندرجه ذیل کوئی حادثه پیش آ جائے تواس کا ہر جانه مندر چه ذیل ہوگا۔

1. عمر بھرکے لیے معذور ہو جائے یام جائے: دوہز ارروپیہ

2. ہاتھ کٹ جائے: 1 کے ہزار روپیہ

رواج نامئر سوات میں موجود کار خانہ جات اور مز دوران کے متعلق والی سوات کے فرامین کاشر عی و تحقیقی جائزہ

دوہز ارروپیہ

3. پاؤل کٹ جائے: چھ سوروپیہ

4. ایک آنکھ ضائع ہو جائے چھ سوروپیہ

دونوں آئکھیں ضائع ہو جائیں:

مندرجہ ذیل چھٹیوں پر فیکٹریاں بند ہواکریں گے۔

1. 10 محرم، دن کی شفٹ

2. باره ربیچ الاول (وفات النبی) ـ رات کی شفٹ

3. جمعة الوداع ـ ايك دن

4. عيد الفطر - حيار دن

عيد الاضحى - چار دن

6. 27 أكتوبر - أيك دن

7. 23مارچ-ایک دن

8. 14 اگست يوم يا كستان

9. 6 ستمبر - ایک دن

11.10 ستمبر - ایک دن

25.11 د سمبر - ایک دن⁷

دستخط حكمر ان رياست سوات

شرعي جائزه

احکامات کو سر تسلیم خم کرناہو گا۔ اور اس میں کسی قشم کے ٹال مٹول سے کام لینے کی وجہ یہ شخص قانونی اور شرعی مجرم قرار دیاجائے گا۔ پس اس حکم نامے میں تمام مسائل کو دوبارہ نقل کرکے امور انتظامیہ کے ساتھ متعلقہ حکم ناموں کو یکجا کرکے اان کے شرعی جائزے میں اس بات پر اکتفا کیا جائے گا کہ ان کا تعلق انتظامی امور کے ساتھ ہے۔ جب کہ ان کے علاوہ جتنے احکامات ایسے ہیں جن کے بارے میں شریعت کا کوئی حکم موجود ہیں وہ شرعی جائزہ نصوص کی روشنی میں لیا جائے گا۔ جن احکامات کے بارے میں شریعت میں کوئی حکم موجود ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلا تھم یہ ہے کہ کوئی بھی ملازم یاکاریگر فیکٹری کے اندر اسلحہ (چاقو، پستول وغیرہ) نہیں لے جاسکتا۔
اسلحہ کے بارے میں تفصیلی تھم پہلے باب کی پہلی فصل میں گزر چکاہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "تمام مسلمانوں کو
یہ ہدایات دی گئیں ہیں کہ کوئی شخص کسی اسلحہ کو لے کر عوامی اجتماعات میں جانے سے پر ہیز کریں۔ حتی کہ کسی
نوکدار چیز مثلاً چھری، فینچی، وغیرہ کو لے کر بھی بے احتیاطی سے نہ گھومے بلکہ ان کو اپنی قابو میں رکھے تاکہ
غلطی سے کسی کونہ لگیں۔ اس لیے اسلحہ کے بلاضر ورت استعال پر پابندی لگانے کا تھم صحیح ہے۔
پانچواں تھم یہ ہے کہ تمام ملاز میں اور کاریگر ان مقرر کر دہ سٹاف کی تعمیل کریں گے۔

چونکہ سمپنی اور فیکٹری کی مثال ایک ادارہ کی ہے اور ہر ایک ادارہ کا اپنا سربراہ ہو تاہے جو تمام انتظامی امور کی گہداشت کر تاہے۔ اس لیے اگر کسی ادارے کا سربراہ کوئی ایسا حکم دے جس میں شریعت کی مخالفت نہ ہو تو اس میں اس کی اطاعت لازم ہو گی۔ کیونکہ اس صورت میں خلاف ورزی کسی فساد کا سبب بن سکتا ہے۔ لہذا یہ حکم بھی صحیح ہے۔

آٹھواں تھم یہ ہے کہ تمام ملازموں اور کاریگران کی تخواہ کیم سے لے کرپانچ تاریخ تاریخ تاریخ سے احکامات ہیں۔ پہلا اداکرے گاورنہ دس فصدی زیادہ تخواہ تاخیر کی صورت میں دے گا۔ اس تھیم میں دوفتیم کے احکامات ہیں۔ پہلا تھم یہ ہے کہ تخواہ پہلی تاریخ سے لے کرپانچویں تاریخ تک اداکی جائے گی۔ تخواہ بمنزلہ اجرت کی ہے جس کے بارے میں آپ منگا ٹیڈیڈ کے یوں ارشاد فرمایا ہے کہ "اَعْطُوا الاَجِیْرَ حَقّهُ قَبل آنْ یَجِفٌ عِرقُهُ وَ"۔ کہ مز دور کو اس کا حق اس کے لیپنے سو کھ جانے سے پہلے اداکر و۔ اس روایت میں اگر چہ مز دور کی اجرت کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے اداکر و۔ اس روایت میں اگر چہ مز دور کی اجرت کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے اداکر نے کا تھم دیا گیا ہے ، لیکن مقصود اس سے یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو اس کی مز دور کی بروقت اداکی جائے۔ اور اس ٹال مٹول سے کام نہ لیا جائے۔ اس لیے والئی سوات کا یہ تھم بھی صحیح ہے۔ تیر ھواں تھم یہ ہے کہ جو بھی ملازم یاکاریگر امن عامہ یااخلاقی حدود توڑنے کا آلہ بنا، وہ مستوجب سز اہو گا۔ سز ا

معاشرے میں فساد پھیلانا اور امن عامہ کو نقصان پہنچانا ازروئے شریعت بڑا جرم تصور کیا جاتا ہے، بلکہ شریعت میں اس کو منافقوں والا عمل قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے کہ " وَ إِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ 10 "۔ جب بیہ تخص منہ پھیر

لیتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے اور فسلوں اور چوپایوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور اللہ تعالی فساد کرنے والوں کو بہند نہیں فرماتا۔ اس آیت میں ایک منافق اخنس بن شریق کی صفت بیان کی گئی ہے کہ جب وہ مدینہ سے واپس جارہا تھاتواس نے مسلمانوں کے فصلوں کو آگ لگائی اور چوپایوں کوساتھ لے جاناچاہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی سازش کو ناکام بنادیا تھا۔ بہر حال یہ صفت منافق کی ہے کہ وہ عوامی املاک کو نقصان پہنچائے اور معاشرے میں فساد کا سبب بنے۔ چونکہ اس قسم کے جرم کے لیے شریعت میں کوئی سزامقرر نہیں فرمائی گئی ہے اس لیے اس میں حاکم وقت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اس میں جتنی سزاچاہے نافذ کرے۔ اس لیے یہاں اس حکم نامہ میں والئی سوات کا یہ حکم دینا کہ عوامی املاک کو نقصان پہنچانا جرم تصور ہوگا اور اس میں عد الت عالیہ سزادینے کی مجاز ہے، تو یہ حکم مجنی شریعت کے موافق ہے۔

پچپیواں تھم یہ ہے کہ اگر خدانہ خواستہ کئی مل میں کسی بھی ملازم یاکاریگر کو مندرجہ ذیل کوئی حادثہ پیش آ جائے تواس کاہر جانہ مندر چہ ذیل ہو گا۔

عمر بھر کے لیے معذور ہو جائے یام جائے: دو ہز ارروپیہ

2. ہاتھ کٹ جائے: ایک ہزار روپیہ

3. پاؤل کٹ جائے: چھ سوروپیہ

4. ایک آنکھ ضائع ہو جائے جے سوروپیہ

اس محکم نامہ میں والئی سوات کی جانب سے یہ محکم دیا گیا ہے کہ اگر کسی شخص کا ہاتھ یا پاؤں کسی ملاز مت کے دوران ضائع ہو جائے تو کمپنی والوں پر مذکورور قم دینالازم ہوگا۔ یہ رقم بہ طور تبرع اور احسان ہے ورنہ شریعت میں دیت کی رقم اس صورت میں لازم ہوتی ہے جب کوئی میں ایسا کوئی محکم موجود نہیں ہے ، کیونکہ شریعت میں دیت کی رقم اس صورت میں لازم ہوتی ہے جب کوئی منطعی ہو جائے جس کی وجہ سے اس کا کوئی عضو کٹ جائے تو اس صورت میں مالک کے ذمہ کوئی تاوان اور ضمان نہیں ہو جائے جس کی وجہ سے اس کا کوئی عضو کٹ جائے تو اس صورت میں مالک کے ذمہ کوئی تاوان اور ضمان نہیں ہو جائے جس کی وجہ سے اس کا کوئی عضو کٹ جائے گو اس صورت میں مالک کے ذمہ کوئی تاوان اور ضمان نہیں وسعت رکھتا ہے تو اس کو دیناچا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت میں اپنی احتی اس کی ھر والوں کے ساتھ احسان اور جمدردی کا محکم دیا گیا ہے اس لیے اس صورت میں متاثرہ شخص اور اس کے گھر والوں کے ساتھ جمدردی یہ ہے کہ اس کے علاج معالجہ اور اخراجات کے لیے کوئی رقم مہیا کی جائے۔البتہ یہ محکم لازم کرناچا ہے مالک اس کی وسعت رکھتا ہو یا نہیں، شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔خلاصہ یہ ہوا کہ اگر بہ طور تبرع عام طور پر کمپنی کے ملازم اور کمپنی کے در میان ان باتوں پر ایک معاہدہ ہو تا ہے۔ جس سے معلوم ہو تا ہے کہ یہ عام طور پر کمپنی کے ملازم اور کمپنی کے در میان ان باتوں پر ایک معاہدہ ہو تا ہے۔ جس سے معلوم ہو تا ہے کہ یہ عام طور پر کمپنی کے ملازم اور کمپنی کے در میان ان باتوں پر ایک معاہدہ ہو تا ہے۔ جس سے معلوم ہو تا ہے کہ یہ عام طور پر کمپنی کے ملازم اور کمپنی کے در میان ان باتوں پر ایک معاہدہ ہو تا ہے۔ جس سے معلوم ہو تا ہے کہ یہ عام عربر آئیس بلکہ تبرعا سے۔اہذا یہ محمل عصور میں عصور کی معاہدہ ہوں تا ہے۔

علم نامہ: 553 کارخانوں کے او قات ِ کار، چھٹی اور کاریگروں کی بھرتی

تعمیلاً تحریر کیاجا تاہے۔

1. کہ ہم مالکان ملز اپنے ملوں میں متعین کاریگروں سے آٹھ گھٹے فی یوم سے زیادہ کام نہیں لیں گے۔ 2. اپنے ملوں میں ہم جتنے کاریگر رکھنا چاہیں ان سے نصف تعداد 50 فیصد باشند گان (ریاست) سوات کی ہوگی۔ ہوگی۔

> ہم مندر جہ بالاامور کے پابندر ہیں گے۔ بہ صورتِ خلاف درزی مجرم ہوں گے۔ (نوٹ) ہفتہ دار چھٹی جمعہ کو ہوا کرے گی۔ ¹¹ تصدیق شدہ حکمر ان سوات

ازر جسٹر فیصلہ جات مرکزی دفتر صفحہ نمبر 72

شرعی جائزہ

اس حکم نامہ میں تین قسم کے احکامات ہیں۔ پہلا حکم یہ ہے کہ مز دور سے آٹھ گھنٹوں سے زیادہ کام نہیں لیا جائے گا۔ دوسرا تھم یہ ہے کہ ملاز مین میں 50 فیصد مقامی افراد بھرتی ہوں گے۔ تیسر ااور آخری تھم پیہ ہے کہ ہفتہ وار چھٹی جمعہ کے دن ہو گی۔ان تینوں احکامات میں پہلا حکم مز دور کی ڈیوٹی کے بارے میں ہے۔مز دور کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں رسول اللہ سَلَّالِیَّامُّ کی روایات اس باب کی تمہید میں گزر چکی ہیں۔ جن میں تفصیل کے ساتھ ان کے حقوق کے بارے میں تذکرہ کیا جاچکا ہے۔ان روایات کے علاوہ ایک اور روایت جس میں ان کے بارے میں یہ حکم دیا گیاہے کہ ان پر ان کی طافت کے مطابق بوجھ ڈالناچاہئے۔ جبیبا کہ ارشاد نبوی ے كه "إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ آيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ آخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْسِنْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلاَ تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَانْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاَعِينُوهُمْ 12 "۔ کہ بے شک تمھارے غلام تمھارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمھارے ماتحت کر دیاہے ، پس جس شخص کا بھائی اس کے ماتحت ہو، تواس کو وہ کھلائے جوخو د کھا تاہے اور وہ پہنائے جوخو دیہنتاہے ،اور اس کواس کی طانت سے زیادہ مکلف نہ بنائے ، پس اگر تم نے ان کو مکلف کر دیاتو پھر خو د بھی ان کی مد د کرو۔ اس روایت میں مز دوروں اور ماتحتوں کے بارے میں بیہ تھم دیا گیاہے کہ ان پر ان کی طاقت اور وسعت کے موافق بوجھ ڈالناچاہئے اور اگر تبھی ایساہو جائے کہ وہ بوجھ جو ان پر ڈالا گیاہے ، ان کی طاقت سے زیادہ ہو تو اس صورت میں خود بھی ان کی مد د کرنی چاہئے، تا کہ ان کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔اس روایت میں اگر چہ وقت کا کوئی ذکر صراحتاً نہیں ہے، لیکن اس میں اشارہ اس طرف موجو د ہے کہ ان سے اتنے وقت کے لیے کام لیاجائے جو ان کی توت کی موافق ہو۔اور بیہ وقت عام طور پر آٹھ گھنٹے جو کہ دن رات کا تیسر احصہ ہے مقرر کیا گیاہے۔ پس بیہ حکم بھی تیجے ہے۔

رواج نامر سوات میں موجود کار خانہ جات اور مز دوران کے متعلق والی سوات کے فرامین کاشر عی و تحقیقی جائزہ

اس تحکم کے علاوہ اس تحکم نامہ میں موجو دیا قی دونوں احکامات جو کہ ملوں میں 50 فیصد مقامی لو گوں کی بھرتی اور جمعہ کے دن چھٹی ہے ان دونوں کا تعلق انتظامی امور کے ساتھ ہے جن کے بارے میں یہ حکم گزر چکاہے کہ اگر حکمر ان کی جانب سے دیا گیا تھم خلاف شریعت نہ ہو تو اس کا ماننالازم ہے۔ چو نکہ یہاں بھی اُن دونوں احکامات میں شریعت کی کوئی مخالفت نہیں ہے اس لیے یہ دونوں تھم بھی صحیح ہیں۔ لہذاوالئی سوات کا پیہ تھم نامہ شریعت کے موافق ہے۔ تکم نامہ:554 ملز کے کاریگروں کی تنخواہ اور اجرت ہم مسمیان شیر زادہ ، بخت تاج ، بخت شیر وان و محمد شیرین کاریگران ہوڈیگرام مل اقرار کرتے ہیں کہ ہم ہوڈیگرام مل سے خارج ہو چکے ہیں۔ حکومت نے مل کے مالک پر ہمارے لیے دومہینے کی تنخواہ مقرر کی تھی۔ ہم' نے دومہینے کی تنخواہ مع اجرت ماہ جولائی 1964ء کے آخر تک بہ تفصیل ذیل وصول گی۔ 1. شیر زاده کار یگر لوم نمبر 51 تنخواه دوماه:320روپے اجرت:10روپے25پییے کل رقم:330روپے25پیے تنخواه دوماه:320روپي 2. بخت تاج کاریگرلوم نمبر 33 اجرت:13روپے کل رقم:333روپے 3. بخت شیر وان کاریگرلوم نمبر 2 تنخواه دوماه:320رویے اجرت:16روپے87 پیسے کل رقم: 336روپے 87 پیسے پیشگی وصول شده رقم: 51 روپے 37 پیسے

سیای و حول شده (۱۶ دوپ دیسے بقایاو صول شده: 285روپے 50 پیسے تنخو او دوماہ: 320روپے اجرت: 23روپے 50 پیسے

4. محمد شيرين كاريگرلوم نمبر 38

کل رقم:

343روپے50 پیسے ¹³ تصدیق شدہ حکمر ان سوات

تاریخ اجراء: 1964-08-19

شرعی جائزہ

اس تھم نامہ والئی سوات کی جانب سے مندرجہ بالا چار افراد کے متعلق مخصوص رقم کے بارے میں تھم صادر فرمایا گیا ہے۔ اس تھم نامہ کا تعلق بھی انتظامی امور کے ساتھ ہے جو کمپنی اور متعلقہ ملاز مین کے مفاد کے واسطے صادر فرمایا گیا ہے۔ جس میں خلاف شریعت کوئی تھم نہیں ہے۔ لہذا ہے تھم نامہ بھی صحیح ہے۔ تھم نامہ بھی صحیح ہے۔ تھم نامہ بھی تھے۔ تعم نامہ بھی تھے۔ تعم نامہ بھی تھے۔ تعم نامہ بھی تھے۔ تعم نامہ بھی تھے۔ تابے والے ملازم کے چال چلن کی تصدیق

باعث تحریریہ ہے:

کہ حکومت نے غیر سواتیوں کے لیے یہ ضابطہ مقرر کیا ہے کہ جو کوئی غیر سواتی ریاست میں مستقل سکونت اختیار کرے یا کسی کے ساتھ ملاز مت اختیار کرے یا کوئی کاروبار کرے تو اپنے نیک چال چلن کی شخصی ضانت پیش کرے گا۔ یہ صحیح اور درست ضابطہ ہے۔ اس وجہ سے ہم عرض کرتے ہیں کہ اس ضابطہ کے اطلاق ملوں میں بر سرکار غیر سواتیوں پر بھی ہو اور ہر غیر سواتی کو کم از کم مبلغ پانچ سوروپے شخصی ضانت دینے پر حکماً مجبور کیا جائے۔ یہ باعث فلاح واصلاح امر ہے۔

اس ضابطے کی اہمیت اور افادیت کی وضاحت ہم نے مالکان ملزسے کی اور اس پروہ بھی قائل ہیں البتہ سر دست ان کو چاہئے کہ اپنے اپنے ملول کے غیر سواتی کارندوں کی ضانت پیش کرنے کے سلسلہ میں مہلت مانگیں۔ یہ ان کے لیے اچھارہے گا کہ ان کو تین مہینے مہلت دی جائے ،یہ باعث سہولت ہوگی۔ 14 حاجی محمد اساعیل جربوستان سیف الملوک فضیح اللسان محمد اساعیل جربوستان سیف الملوک فضیح اللسان

دستخط حكمران سوات

شرعی جائزہ

اس تعم نامہ میں والئی سوات نے ریاست میں آنے والے ملاز مین کے چال چلن کی تصدیق کا تھم صادر فرمایا ہے کہ جو بھی شخص باہر سے آکر سوات کے کسی مل یا فیکٹری میں ملاز مت اختیار کرے گاتو وہ اپنی نیک چال چلن کی صانت پیش کرے گا۔ اس تعم کے آخر میں والئی سوات نے خودیہ فرمایا ہے کہ یہ باعث فلاح واصلاح امر ہے۔ یعنی اس تھم کا بنیادی مقصدریاست کو فلاحی بنانا اور ہر قسم کے فسادات سے محفوظ رکھنا ہے۔ چو نکہ ہر ریاست اور ملک کا سربراہ اس بات کا ضامن ہے کہ وہ اپنی رعیت کا خیال رکھے اور ان کے اموال، جانوں اور املاک کو تحفظ پہنچائے۔ جیسا کہ آپ مگاٹیڈ کا کارشاد مبارک اس سے پہلے گزرچکی ہے کہ " اَلَا کُلُکم ڈاعِ وَ کُلُکُم مَسْ فُولٌ عَنْ رَعِیتَهِ فَ الاَمِیرُ الَّذی عَلَی النّاسِ راع عَلَیهِمْ وَ هُومَسْ فُولٌ عَنْهِمْ اَ " ۔ تم میں مَسْ فُولٌ عَنْ مَر بیان ہے اور ہر ایک سے اس کی گلمبانی کے متعلق پوچھ کچھ ہو گی، پس وہ حکمر ان جو لوگوں پر بہبان ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھ ہوگی۔ اس روایت میں واضح طور پریہ ارشاد فرمایا گیاہے کہ کسی بھی ملک اور ریاست کا حاکم اپنی رعیت کے بارے میں ذمہ دار ہے ، اگر اس نے اس میں کوئی غفلت برتی ، توکل ملک اور ریاست کا حاکم اپنی رعیت کے بارے میں ذمہ دار ہے ، اگر اس نے اس میں کوئی غفلت برتی ، توکل ملک اور ریاست کا حاکم اپنی رعیت کے بارے میں ذمہ دار ہے ، اگر اس نے اس میں کوئی غفلت برتی ، توکل میں وضع کرے جن سے اس کی باز پر س ہوگی۔ اس لیے ہر ایک حکمر ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس قسم کے قوانین وضع کرے جن سے اس کی رعیت کے ہر ایک شخص کی جان ، مال اور عزت محفوظ ہواور وہ اس قسم کے قوانین وضع کرے جن سے اس کی رعیت کے ہر ایک شخص کی جان ، مال اور عزت محفوظ ہواور

امن وسکون کے ساتھ اپناوفت گزار سکے۔ لیکن یہاں اس تھم نامے میں والٹی سوات نے اس کو پانچ سورو پے بہ طور ضانت بخصی دینے کا تھم فرمایا ہے ، حالا نکہ شریعت میں بہ طور ضانت رقم لینے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ اس لیے پانچ سورو پے بہ طور ضانت دینے کا تھم تصحیح نہیں ہے۔ اگر چہ ملازم کی چال چلن کی تقصد بیں ریاست کی فلاح و بہبود کے لیے ضروری ہے اور یہ ریاست کی ذمہ داری بھی ہے ، لیکن اس میں شرعی حدود سے تجاوز کرنا جائز نہیں ہے۔

اس کے علاوہ اس جم نامہ میں والنی سوات کی جانب سے یہ حکم بھی دیا گیاہے کہ جو لوگ پہلے سے ملز کے ملاز مین ہیں اور وہ غیر سواتی ہیں تو ان کے لیے تین مہینے کی مہلت دی جائے۔ اس حکم میں چو نکہ ملاز مین کے سہولت ہے اور اس میں کوئی شرعی مخالفت نہیں ہے۔ بلکہ قر آن کریم کی آیت پر قیاس کر کے اس کی سی حد تک تحسین بھی کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے کہ " وَإِنْ کَانَ ذُوْ عُسُرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلْی حَد تک تحسین بھی کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے کہ " وَإِنْ کَانَ ذُوْ عُسُرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلْی مَدْ سَد ہِ اور اس کے پاس قرض کی رقم موجود قرض کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ اگر کوئی قرض خواہ تنگ دست ہے اور اس کے پاس قرض کی رقم موجود نہیں ہے تو اس کو وسعت تک مہلت دینی چاہئے۔ لیکن شریعت کے احکامات کے جامع ہونے کی وجہ سے ہر ایک شخص کو جو کسی بھی وجہ سے تنگ دست ہو ، اس کو مہلت دینا قابل تحسین ہو گا۔ اس لیے اس حکم نامہ میں والئی سوات کا یہ حکم دینا کہ مالکان مراب نے بیش کرنا مشکل تھا، جس کے لیے ان مالکان کو تمام ملاز مین کے باشند گان نہیں ہیں ان کی مہلت دی قوری طور پر اپنی ضانت پیش کرنا مشکل تھا، جس کے لیے ان مالکان کو تمام ملاز مین کے بارے میں تین ماہ کے وری طور پر اپنی ضانت پیش کرنا مشکل تھا، جس کے لیے ان مالکان کو تمام ملاز مین کے بارے میں تین ماہ کی مہلت دی گئی۔ اس لیے یہ حکم بھی صحیح ہے۔ لہذا والئی سوات کا یہ حکم نامہ صحیح اور شریعت کے موافق میں مہلت دی گئی۔ اس لیے یہ حکم بھی صحیح ہے۔ لہذا والئی سوات کا یہ حکم نامہ صحیح اور شریعت کے موافق سے سے موافق سے سے مہات کی علی مہات کی مہات کی مہات کے موافق سے سے سے موافق سے سے سے موافق سے سے سے موافق سے سے سے موافق سے سے موافق سے سے موافق سے موافق سے موافق سے سے موافق سے موافق سے موافق سے سے موافق سے موا

خلاصه

دین اسلام ایساجامع، اکمل اور عالمگیر دین ہے جو سر اسر ہدایت ہونے کے ساتھ ساتھ ہر شعبہ اور ہر میدان میں مکمل رہنما ہے۔ ان شعبہ جات اور میدانوں میں اہم میدان معیشت کا بھی ہے۔ کسی بھی ملک، ریاست کی ترقی اور کامیابی کے لیے معیشت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، دنیا کے کسی مذہب، دین اور نظر بے یا فلفے نے معیشت کو شریعت کی طرح اہمیت نہیں دی ہے۔ اسی بنا پر دین اسلام نے اس کے لیے جو اصول اور قوانین وضع کئے ہیں اور ان کو جتنا اخلا قیات اور معاشرتی اقد ارکے ساتھ مر بوط کیا ہے کسی اور مذہب اور فکر نے نہیں کیا ۔ اگر ان اصول پر عملدر آمد کر کے اس کو صحیح طور پر قانونی حیثیت دی گئی تو مسلمان گزشتہ ادوار کی طرح دنیا پر معاشی طور پر غالب ہوں گے۔

ان اصول میں سے چند اصول وہ ہیں جو قر آن کریم اور احادیث نبویہ سے صریح طور پر اخذ کیے گئے ہیں۔ مثلا کمائی میں حلال وطیب مال کا انتخاب کرنا، تجارت میں دھو کہ بازی اور خیانت سے پر ہیز کرنا، سود اور جو ہے سے احتراز کرنا، خرچ کرنے میں میانہ روی کرنا اور بخل اور اسر اف سے حتی الوسع اجتناب کرناوغیرہ ہیں۔ شریعت کے ان بنیادی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فقہائے کرام نے مستنظ کرکے ان کو اپنی تصنیفات میں فقہ المعاملات یا فقہ المعاملات کا مصروم کے ہیں۔

ان ہمام تر اصولوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے کسی بھی ملک اور ریاست کی ترقی اور معاشی استحکام کے لیے بڑی بڑی فیلٹریاں، کارخانے اور کاروباری ادارے قائم کرنا بھی ضروری ہیں۔ جن میں اجتماعی طور سرمایہ کاری بھی ہواور ساتھ ساتھ شرعی اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے اخراجات اور آمدن کی تقسیم بھی ہوں۔ ملکی معیشت کے استحکام کی اہمیت کو مد نظر رکھ کر دنیا کے تقریبا تمام ممالک اس تگ و دو میں ہیں کہ ملک میں زیادہ سے زیادہ معاشی ادارے قائم ہوں، جس کے لیے وہ ایسے قوانین وضع کرتے ہیں جو اس میدان میں کارآمد ہونے کے ساتھ ساتھ معاشی خرابیوں اور فسادات کے لیے بڑی کی کاذریعہ بنیں اور ملک کو معاشی ترقی کی طرف گامزن بھی کریں ۔ اور جولوگ انفرادی یااجتماعی طور اس ترقی میں حائل ہوں ان سے اس طریقے سے نمٹا جائیں کہ وہ آئندہ کے ۔ اور جولوگ انفرادی یااجتماعی طور اس ترقی میں حائل ہوں ان سے اس طریقے سے نمٹا جائیں کہ وہ آئندہ کے ۔ این اصول میں سے وہ قواعد وضوابط اور فرامین بھی ہیں جو والئی سوات نے اپنے عہد میں ریاست سوات کے لیے وضع کیے تھے۔ جن کو اُس دور میں قانونی حیثیت مل کر زیر تحریر لائے گئے تھے۔

References

- ¹ Surah Ale Imran, 03:19
- ² Ibid,03:85
- ³ Muhammad bin Ismail al-Bukhari, Sahih al-Bukhari, Kitab ul Boioo (Sales), Chapter on the Sin of Whoever Sells a Freed One, vol. 3, p. 82, Hadith No.: 2227
- ⁺ Muhammad bin Yazid Ibn Majah, Sunan Ibn Majah, The Book of Mortgages, Chapter on the Reward of Employers, vol. 3, p. 511, Hadith No.: 2444
- ⁵ Ghulam Habib Khan, Rewaj Namah Swat, P. 265
- ⁶ Muhammad Taqi Usmani, Takmela Fath ul-Mulhim, Vol. 3, P. 363.
- ⁷ Ghulam Habib Khan, Rewaj Namah Swat, P. 268
- ⁸ Muhammad Taqi Usmani, Takmela Fath ul-Mulhim, Vol. 3, P. 363.
- ⁹ Muhammad bin Yazid Ibn Majah, Sunan Ibn Majah, The Book of Mortgages, Chapter on the Reward of Employers, Vol. 3, P. 511, Hadith No.: 2444
- 10 Surah Al Baqarah, 02:205
- ¹¹ Ghulam Habib Khan, Rewaj Namah Swat, P. 269

رواج نامئر سوات میں موجود کار خانہ جات اور مز دوران کے متعلق والی سوات کے فرامین کاشر عی و تحقیقی جائزہ

- ¹² Muhammad bin Ismail Al-Bukhari, Sahih Al-Bukhari, Kitab ul Etaq (Manumission of Slaves) Chapter: The saying of Prophet , peace, "Slaves are your brothers, so feed them from what you eat, vol. 3, p. 149, Hadith No.: 2545
- ¹³ Ghulam Habib Khan, Rewaj Namah Swat, P. 270
- ¹⁴ Ibid, P. 270
- ¹⁵ Abu Dawud Suleiman bin Ashath, Sunan Abi Dawud, Kitab Al Kharaj wal Fai wal Imarah, Chapter: What the Imam Obligates in Regarding the Rights of those under him , Part: 4, p.: 553, Hadith No.: 2928
- ¹⁶ Surah Al Baqarah, 02:280